ختم نبوت

کورس

سبق نمبر:15

نزول سیدنا عیسیٰؑ پر قرآنی دلائل

مرتب: مولانا سعد کامران

سبق نمبر 15

نزول سیدنا عیسیٰؑ پر قرآنی دلائل

پچھلے سبق میں ہم نے سیدنا عیسیٰؑ کے آسمان پر اٹھائے جانے کے قرآنی دلائل پیش کئے تھے اور جن مفسرین کی مرزاصاحب نے تعریف کی ہوئی ہے ان کے تفسیری حوالہ جات بھی لکھے تھے۔

اس سبق میں ہم سیدناعیسیٰؑ کے دوبارہ نزول پر قرآنی دلائل کا جائزہ لیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سیدناعیسیٰؑ کو قیامت کی نشانیوں میں سے بتایاہے۔یعنی جب سیدنا عیسیٰؑ کا دوبارہ آسمان سے نزول ہوگا اس کے بعد قیامت نزدیک ہوگی۔ جیساکہ مندرجہ ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایاہے:

"وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ اتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ"

ترجمہ:"اور یقین رکھو کہ وہ (یعنی عیسیٰؑ) قیامت کی ایک نشانی ہیں۔اس لیے تم اس میں شک نہ کرو،اور میری بات مانو،یہی سیدھا راستہ ہے۔"

(سورۃ الزخرف آیت نمبر 61)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ سیدناعیسیٰؑ کو قیامت کی نشانیوں میں سے قرار دے رہے ہیں۔یعنی جب وہ نازل ہوں گے وہ وقت قیامت کے بہت قریب ہوگا۔

قرآن مجید میں ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ سیدناعیسیٰؑ کے بارے میں فرماتے ہیں:

"وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكُوْنُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا"

ترجمہ:"اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو اس (عیسیٰؑ) کی موت سے پہلے اس

(عیسیٰؑ) پر ایمان نہ لائے، اور قیامت کے دن وہ ان لوگوں کے خلاف گواہ بنیں گے۔"

اس آیت کی تشریح میں 2 قسم کے تفسیری اقوال ملتے ہیں۔

پہلا قول:

پہلا قول یہ ہے کہ اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ جب دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے تو ہر اہل کتاب سیدنا عیسیٰؑ کی وفات سے پہلے ان پر ایمان لے آئیں گے۔

دوسرا قول:

دوسرا قول یہ ہے کہ اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ہر اہل کتاب اپنی موت سے پہلے سیدنا عیسیٰؑ ایمان لے آتا ہے۔

مفسرین نے دونوں قسم کے اقوال کو اپنی تفاسیر میں نقل کیا ہے۔ لیکن زیادہ راجح پہلا قول ہی ہے۔

دونوں اقوال میں تطبیق یہ ہے کہ جب تک سیدنا عیسیٰؑ کا نزول نہیں ہوتا اس وقت تک ہر اہل کتاب اپنی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آتا ہے۔ اور جب سیدنا عیسیٰؑ کا نزول ہو گا تو اس وقت تمام اہل کتاب سیدنا عیسیٰؑ کی موت سے پہلے ان پر یمان لے آئیں گے۔

اس آیت سے پتہ چلا کہ سیدنا عیسیٰؑ کی ابھی وفات نہیں ہوئی اور قرب قیامت جب وہ واپس تشریف لائیں گے تو اہل کتاب سیدنا عیسیٰؑ پر ایمان لے آئیں گے۔

اس آیت کی تشریح درج ذیل حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ""وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ، يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ

وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا"

(سورۃ النساء آیت 159)

ترجمہ:''حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ قریب ہے کہ عیسیٰ ابن مریمؑ تمھارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔ اس وقت کا ایک سجدہ « دنیاومافیہا » سے بڑھ کر ہو گا۔ پھر ابوہریرہؓ نے کہا کہ اگر تمھارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو « وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا » ''اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہو گا جو عیسیٰ کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔''

(بخاری حدیث نمبر 3448، باب نزول عیسیٰ بن مریمؑ)

لیجئے قرآن مجید کی ان آیات سے سیدنا عیسیٰؑ کا دوبارہ نزول بھی ثابت ہو گیا۔

اب ان آیات کی تفسیر ان مفسرین سے دیکھتے ہیں جن مفسرین کی مرزا صاحب نے تعریف کی ہے یا ان کو مجدد تسلیم کیا ہے۔

(1) امام جلال الدین سیوطیؒ

مرزا صاحب نے امام جلال الدین سیوطیؒ کو نویں صدی کا مجدد تسلیم کیا ہے۔

(عسل مصفی جلد 1 صفحہ 164)

اور مرزا صاحب نے امام جلال الدین سیوطیؒ کی تعریف میں یوں لکھا ہے:

"امام سیوطی کا مرتبہ اس قدر بلند تھا کہ انہیں جب ضرورت پیش آتی وہ حضور ﷺ کی بالمشافہ زیارت کرکے ان سے حدیث دریافت کرلیا کرتے تھے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 151 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 177)

آیت نمبر 1:

"وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ"

ہماری پیش کردہ پہلی آیت کی تشریح میں امام جلال الدین سیوطی، امام فریابی، سعید بن منصور، مسدد، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم اور طبرانی رحمهم الله کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابن عباسؓ کی یہ تفسیر نقل کی ہے:

"اللہ تعالیٰ کے فرمان "وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ" سے مراد سیدنا عیسیٰؑ کا قیامت سے پہلے تشریف لانا ہے۔"

اس کے علاوہ امام سیوطیؒ نے امام عبد بن حمید کے حوالے سے حضرت ابوہریرہؓ سے یہ تفسیر نقل کی ہے:

"اس سے مراد سیدنا عیسیٰؑ کا تشریف لانا ہے۔ آپ چالیس سال زمین میں زندہ رہیں گے۔"

(تفسیر در منثور تفسیر سورۃ الزخرف آیت نمبر 61)

آیت نمبر 2:

"وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا"

ہماری پیش کردہ دوسری آیت کی تشریح میں امام جلال الدین سیوطیؒ نے امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر کے حوالے سے حضرت ابوقتادہؓ سے یہ روایت نقل کی ہے:

" جب حضرت عیسیٰؑ آسمان سے اتریں گے تو تمام دینوں کے پیرو کار آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ اور ان پر گواہ ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے رب کے پیغام کو پہنچایا اور اپنے بارے میں اللہ کا بندہ ہونے کا اقرار کیا۔"

اس کے علاوہ امام سیوطیؒ نے امام ابن ابي شیبہ، عبد بن حمید، امام مسلم اور امام بخاری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ روایت نقل کی ہے:

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ قریب ہے کہ عیسیٰ ابن مریمؑ تمھارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔ اس وقت کا ایک سجدہ « دنیا و مافیہا » سے بڑھ کر ہو گا۔ پھر ابوہریرہؓ نے کہا کہ اگر تمھارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو « وَ اِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ‌ۚ وَ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا » "اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہو گا جو عیسیٰ کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔"

(تفسیر در منثور تفسیر سورۃ النساء آیت نمبر 159)

لیجئے مرزا صاحب نے جن کی اس قدر تعریف کی ہے ان کا درج ذیل عقیدہ ان کی تفسیر سے ثابت ہوا۔

1۔ سیدنا عیسیٰؑ کا دوبارہ زمین پر تشریف لانا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

2۔ سیدنا عیسیٰؑ جب قرب قیامت دوبارہ تشریف لائیں گے تو اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے۔

(2) حافظ ابن کثیرؒ

مرزا صاحب نے حافظ ابن کثیرؒ کو چھٹی صدی کا مجدد تسلیم کیا ہے۔

(عسل مصفی جلد 1 صفحہ 164)

اس کے علاوہ مرزا صاحب نے حافظ ابن کثیر کو ان اکابر و محققین میں سے تسلیم کیا ہے۔ جن کی آنکھوں کو خدا تعالیٰ نے نور معرفت عطا کیا تھا۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 168 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 168)

آیت نمبر 1:

"وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ اتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ "

ہماری پیش کردہ پہلی آیت کی تشریح میں ابن کثیر لکھتے ہیں:

" واضح رہے کہ مراد یہاں حضرت عیسیٰ کا قیامت سے پہلے کا نازل ہونا ہے جیسے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

"وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا" یعنی ان کی موت سے پہلے ایک ایک اہل کتاب ان پر ایمان لائے گا۔ یعنی حضرت عیسیٰ کی موت سے پہلے قیامت کے دن یہ ان پر گواہ ہوں گے۔ (النساء: 159) اس مطلب کی پوری وضاحت اسی آیت کی دوسری قرأت سے ہوتی ہے جس میں ہے۔ "وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ" یعنی جناب روح اللہ قیامت کے قائم ہونے کا نشان اور علامت ہیں۔ (الزخرف: 61)

حضرت مجاہد فرماتے ہیں یہ نشان ہیں قیامت کے لئے حضرت عیسیٰ بن مریم کا قیامت سے پہلے آنا۔ اسی طرح روایت کی گئی ہے حضرت ابو ہریرہ سے اور حضرت عباس سے اور یہی مروی ہے ابو لعالیہ، ابو مالک، عکرمہ، حسن، قتادہ ضحاک وغیرہ سےؒ۔ اور متواتر احادیث میں رسول

اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے خبر دی ہے کہ قیامت کے دن سے پہلے حضرت عیسیٰ امام عادل اور حاکم باانصاف ہو کر نازل ہوں گے۔"

(تفسیر ابن کثیر تفسیر سورۃ الزخرف آیت نمبر 61)

آیت نمبر 2:

"وَ اِنۡ مِّنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤۡمِنَنَّ بِہٖ قَبۡلَ مَوۡتِہٖ ۚ وَ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ یَکُوۡنُ عَلَیۡہِمۡ شَہِیۡدًا"

ہماری پیش کردہ دوسری آیت کی تشریح میں ابن کثیر لکھتے ہیں:

"جناب روح اللہ کی موت سے پہلے جملہ اہل کتاب آپ پر ایمان لائیں گے اور قیامت تک آپ ان کے گواہ ہوں گے۔

امام ابن جریر فرماتے ہیں اس کی تفسیر میں کئی قول ہیں ایک تو یہ کہ عیسیٰ موت سے پہلے یعنی جب آپ دجال کو قتل کرنے کے لئے دوبارہ زمین پر آئیں گے اس وقت تمام مذاہب ختم ہو چکے ہوں گے اور صرف ملت اسلامیہ جو دراصل ابراہیم حنیف کی ملت ہے رہ جائے گی۔

ابن عباس فرماتے ہیں (موتہ) سے مراد موت عیسیٰ ہے ابومالک فرماتے ہیں جب جناب مسیح اتریں گے، اس وقت کل اہل کتاب آپ پر ایمان لائیں گے۔ ابن عباس سے اور روایت میں ہے خصوصاً یہودی ایک بھی باقی نہیں رہے گا۔

حسن بصری فرماتے ہیں یعنی نجاشی اور ان کے ساتھی آپ سے مروی ہے کہ قسم اللہ کی حضرت عیسیٰ اللہ کے پاس اب زندہ موجود ہیں۔ جب آپ زمین پر نازل ہوں گے، اس وقت اہل کتاب میں سے ایک بھی ایسا نہ ہو گا جو آپ پر ایمان نہ لائے۔ آپ سے جب اس آیت کی تفسیر پوچھی جاتی ہے تو آپ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مسیحؑ کو اپنے پاس اٹھا لیا ہے اور قیامت سے پہلے آپ کو دوبارہ

زمین پر اس حیثیت سے بھیجے گا کہ ہر نیک و بد آپ پر ایمان لائے گا۔

حضرت قتادہ، حضرت عبدالرحمٰن وغیرہ بہت سے مفسرین کا یہی فیصلہ ہے اور یہی قول حق ہے اور یہی تفسیر بالکل ٹھیک ہے، انشاء اللہ العظیم اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی توفیق سے ہم اسے بادلائل ثابت کریں گے۔"

اس کے علاوہ اسی آیت کی تشریح میں مزید لکھتے ہیں:

"صحیح بخاری جسے ساری امت نے قبول کیا ہے اس میں امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ و الرضوان کتاب ذکر انبیاء میں یہ حدیث لائے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ عنقریب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے۔ عادل منصف بن کر صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ ہٹا دیں گے۔ مال اس قدر بڑھ جائے گا کہ اسے لینا کوئی منظور نہ کرے گا، ایک سجدہ کر لینا دنیا اور دنیا کی سب چیزوں سے محبوب تر ہو گا۔ اس حدیث کو بیان فرما کر راوی حدیث حضرت ابو ہریرہ نے بطور شہادت قرآنی کے اسی آیت (وان من) کی آخر تک تلاوت کی۔

صحیح مسلم میں بھی یہ حدیث ہے اور سند سے یہی روایت بخاری مسلم میں مروی ہے اس میں ہے کہ سجدہ اس وقت فقط اللہ رب العالمین کے لئے ہی ہو گا۔ اور اس آیت کی تلاوت میں قبل موتہ کے بعد یہ فرمان بھی ہے کہ قبل موت عیسیٰ بن مریم پھر اسے حضرت ابو ہریرہ کا تین مرتبہ دوہرانا بھی ہے۔"

(تفسیر ابن کثیر تفسیر سورۃ النساء آیت نمبر 159)

لیجئے مرزا صاحب نے جن کی اس قدر تعریف کی ہے ان کا درج ذیل عقیدہ ان کی تفسیر سے ثابت ہوا۔

1۔ سیدنا عیسیٰؑ کا دوبارہ زمین پر تشریف لانا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

2۔ سیدنا عیسیٰؑ جب قرب قیامت دوبارہ تشریف لائیں گے تو اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے۔

(3) امام ابن جریر

مرزا صاحب نے امام ابن جریر کے بارے میں لکھا ہے:

"ابن جریر رئیس المفسرین ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 168 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 168)

اس کے علاوہ ایک اور جگہ مرزا صاحب نے امام ابن جریر کے بارے میں لکھا ہے:

"ابن جریر نہایت معتبر اور آئمہ حدیث میں سے ہے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ 251 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 261)

آیت نمبر 1:

"وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ اتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ"

ہماری پیش کردہ پہلی آیت کی تشریح میں ابن جریر، حضرت ابن عباسؓ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"اس سے مراد سیدنا عیسیٰؑ کا آسمانوں سے اترنا ہے۔"

اس کے علاوہ ابن جریر نے حضرت قتادہؒ سے یہ تفسیر نقل کی ہے:

"حضرت عیسیٰؑ کا آسمانوں سے اترنا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔"

(تفسیر طبری تفسیر سورۃ الزخرف آیت نمبر 61)

آیت نمبر 2:

"وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا"

ہماری پیش کردہ دوسری آیت کی تشریح میں ابن جریر حضرت حسنؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

”اہل کتاب حضرت عیسیٰؑ کی وفات سے پہلے آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ اللہ کی قسم اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں۔ لیکن جب وہ آسمان سے اتریں گے تو سب لوگ آپؑ پر ایمان لے آئیں گے۔“

(تفسیر طبری تفسیر سورۃ النساء آیت نمبر 159)

لیجئے مرزا صاحب نے جن کی اس قدر تعریف کی ہے ان کا درج ذیل عقیدہ ان کی تفسیر سے ثابت ہوا۔

1۔ سیدنا عیسیٰؑ کا دوبارہ زمین پر تشریف لانا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

2۔ سیدنا عیسیٰؑ جب قرب قیامت دوبارہ تشریف لائیں گے تو اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے۔

(4) امام زمحشری

مرزا صاحب نے امام زمحشری کے بارے میں لکھا ہے:

”زبان عرب کا وہ بے مثل امام جس کے مقابلے میں کسی کو چون چرا کی گنجائش نہیں۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 208 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 381)

آیت نمبر1:

"وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ اتَّبِعُوْنِ ط هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ"

ہماری پیش کردہ پہلی آیت کی تشریح میں امام زمحشریؒ لکھتے ہیں:

”سیدنا عیسیٰؑ قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اور وہ جب اتریں گے تو اس کے بعد دجال کو قتل کریں گے۔ اور خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑ دیں گے۔“

(تفسیر الکشاف سورۃ الزخرف آیت نمبر 61)

آیت نمبر 2:

"وَ اِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ ۚ وَ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا"

ہماری پیش کردہ دوسری آیت کی تشریح میں امام زمخشری نے لکھا ہے:

"اور کہا گیا ہے کہ اس کی ضمیر سیدنا عیسیٰؑ کی طرف راجع ہے اور (اس کا مطلب یہ ہے کہ) جب وہ قرب قیامت آسمان سے نازل ہوں گے تو اہل کتاب میں سے کوئی ایک بھی نہیں بچے گا جو سیدنا عیسیٰؑ پر ایمان نہ لے آئے۔ اور سیدنا عیسیٰؑ زمین پر چالیس سال رہیں گے پھر ان کی وفات ہوگی۔"

(تفسیر الکشاف سورۃ النساء آیت نمبر 159)

لیجئے مرزا صاحب نے جن کی اس قدر تعریف کی ہے ان کا درج ذیل عقیدہ ان کی تفسیر سے ثابت ہوا۔

1۔ سیدنا عیسیٰؑ کا دوبارہ زمین پر تشریف لانا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

2۔ سیدنا عیسیٰؑ جب قرب قیامت دوبارہ تشریف لائیں گے تو اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے۔

"خلاصہ کلام"

ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی آیات سے اور مرزا صاحب کے تسلیم کردہ مجددین یا تعریف کردہ مفسرین کی تفسیر سے یہ ثابت ہوا کہ سیدنا عیسیٰؑ کا دوبارہ نزول قرب قیامت ہوگا۔ اور کچھ عرصہ وہ زمین پر رہیں گے۔ اس کے بعد ان کی وفات ہوگی۔